درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
ضبط وترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی
معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال
جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ماجاء فی رحمة اليتيم وكفالته
یتیم کے ساتھ رحمت وشفقت اور اس کی پرورش کرنے کا بیان

حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابي يحدث عن حَنش عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي ﷺ قال: من قبض يتيماً من بين المسلمين الى طعامه وشرابه ادخله الله الجنة البتة الا ان يعمل عملا لايغفر وفي الباب عن مرة الفهري وابي هريرة وأبي أمامة وسهل بن سعد وحَنش وهو حسين بن قيس وهو ابو علي الرجي وسليمان التيمي يقول' حنش وهو ضعيف عنداهل الحديث:

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس نے لے رکھا کسی یتیم کو' مسلمانوں کے درمیان میں سے' تا کہ اپنا کھانا پینا اس کو دے' تو اللہ تعالیٰ اس کو بلا شک جنت میں داخل فرمادے گا' مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی بخشش نہ کی جاتی ہو'اور اس باب میں حضرت مرۃ الفہریؓ حضرت ابوہریرۃؓ حضرت ابو امامہؓ اور سہیل بن سعدؓ سے روایات ہوئی ہیں۔اور حنش جو ہیں' یہ حسن بن قیس ابوعلی علی الرجبی ہیں' اور سلیمان التیمی ان کو ''حنش'' کہا کرتے تھے' اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

یتیم کس کو کہا جاتا ہے: یتیم' یتم سے ماخوذ ہے اور یتم کے معنی ہے یکتائی اور تنہائی۔پس لغت کے اعتبار سے یتیم کا معنی ہے تنہا' اکیلا' اور اس وجہ سے جو چیز بیش قیمت اور بینظیر ہو اسے بھی یتیم کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنے اوصاف کے اعتبار سے یکتا اور تنہا ہوتی ہے' کہا جاتا ہے کہ بلد یتیم' بے نظیر شہر' درة يتيمة بیش قیمت اور بے نظیر موتی۔اور اصطلاح میں' صغر سنی میں' جس کا باپ مرجائے اور جانوروں میں یتیم وہ ہوتا ہے جس کی ماں مرجائے۔لغوی اور اصطلاحی

معنی میں مطابقت ظاہر ہے۔

رحمت اور کفالت: یتیم کے ساتھ رحمت کرنا یہ عام ہے' یعنی رحمت وشفقت مختلف طریقوں سے ہوسکتی ہے' ایک وقت یتیم کو بٹھا کر کھانا کھلا دے' یہ بھی رحمت ہے' ایک جوڑا کپڑے خرید کر یتیم کو دے دے یہ بھی رحمت ہے' پانچ دس روپے کسی ضرورت کے رفع کرنے کے لئے دے دے' یتیم بیمار ہو تو اس کا علاج کرا دے' یہ سب رحمت وشفقت کے مختلف پہلو ہیں اور کفالت بمعنی ضم ہے' جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے و کفلها زکریا' ایک قرأت کے مطابق تخفیف کے ساتھ ہے' بمعنی ضمها إليه یعنی زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کو اپنے ساتھ کر لیا اور ان کی پرورش کی۔ یعنی کسی یتیم کو اٹھا کر اپنے گھر لے جائے اور اپنے بچوں کی طرح اس کے کھلانے' پلانے' کپڑے دینے تعلیم وتربیت کرنے اور اس کی تمام ضروریات کی ذمہ داری لے لے یہ کفالت کہلاتی ہے۔

پس باب ھذا میں رحمت کے بعد کفالت کا ذکر' ذکر خاص بعد العام ہے

من قبض یتیما من بین المسلمین:

من بین المسلمین اگر یتیماً کے ساتھ متعلق لیا جاوے تو یتیم خاص ہوگا یعنی مسلمان گھرانے کا' اور مطلب یہ ہوگا کہ جس نے کسی ایسے یتیم کو لے رکھا جو مسلمانوں میں سے ہو اور کسی مسلمان گھرانے سے تعلق رکھتا ہو اور وہ اس کو کھانا پینا دے کر اس کی پرورش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرماوے گا' اور اگر من بین المسلمین کا تعلق من قبض سے ہو تو اس اعتبار سے یتیم عام ہوگا' خواہ مسلمان ہو' خواہ یہودی' نصرانی وغیرہ غیر مذہب کے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو' اور حدیث کا مطلب یہ ہوگا' کہ اگر مسلمانوں میں سے کسی نے ایک یتیم کی پرورش کی' خواہ وہ یتیم مسلمان ہو خواہ یہودی ہو یا نصرانی' اور اس نے اس یتیم کو کھانا پینا دے کر اس کی پرورش کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرماوے گا۔

یتیم پر ماحول کا اثر پڑتا ہے: دیکھئے دین اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے' جو کہ کل عالم کے لئے رحمت ہے' غیر مسلموں کے ساتھ بھی رحمت وہمدردی کی تعلیم دیتا ہے' اس حدیث میں گویا غیر مسلم یتیم کی پرورش کرنے پر بھی جنت کی ابدی راحت ونعمت کی خوشخبری سنائی گئی ہے' اس تعلیم پر عمل کرنے سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ غیر مسلم یتیم جب ایک مسلمان گھرانے میں پرورش پائے تو ماحول کے اثر کی وجہ سے قوی امید کی جاسکتی ہے کہ بڑا ہو کر وہ مسلمان ہوگا' بچہ عموماً والدین کے دین پر ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جس ماحول میں بچہ پرورش پاتا ہے اس ماحول سے وہ متاثر ہو کر وہی رنگ پکڑتا ہے جیسا کہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ہر بچہ کی پیدائش دین فطرت (اسلام) پر ہوتی ہے' پھر اس کے والدین اس کو یہودی ونصرانی یا مجوسی بنا دیتا ہے''

پس ظاہر ہے کہ جب کسی غیر مسلم یتیم کیلئے دین فطرت کے مطابق اسلامی ماحول میسر ہو جائے تو وہ ضرور

مسلمان ہوگا' (انشاء اللہ تعالیٰ) تو یہ اس پرورش کرنے والے کیلئے مزید بڑی منقبت ہوگی اور باعث اجر عظیم ہوگا۔

ادخله الله الجنة البتة: یعنی اللہ تعالیٰ اس (یتیم کی پرورش کرنے والے) کو ضرور جنت میں داخل فرماوے گا۔ البتہ بت بمعنی قطع' یعنی قطعاً اور بلا شک وشبہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بھیجے گا۔

الا ان یعمل ذنبا لایغفر: مگر یہ کہ وہ آدمی کوئی ایسا جرم کرے جس کی مغفرت نہ ہوتی ہو اس جرم سے مراد یا تو شرک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ فیصلہ قرآن کریم میں صادر فرمایا' چنانچہ فرماتا ہے:

ان الله لایغفر ان یشرک به ویغفر مادون ذلک لمن یشاء الایه (النساء:۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ یہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے لئے چاہے۔

کفر شرک سے کم نہیں ہے: شرک کے عدم مغفرت کے متعلق یہ آیت کریمہ سورۃ النساء میں دو جگہ پر آیا ہے' آیت ۴۸ میں بھی یہ حکم مذکور ہے' اور آیت ۱۱۶ میں بھی' آیت ۴۸ کے نیچے حضرت شیخ الہندؒ نے اللہ تعالیٰ نے ویغفر مادون ذلک'' کا ترجمہ اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے'' مادون ذلک کا یہ ترجمہ قواعد عربی کے اعتبار سے بھی نہایت درست معلوم ہوتا ہے' اور اس مین ایک باریک نکتہ کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے اور وہ دفع ہے اس اعتراض کا جو کہ عموماً اس جگہ وارد ہوتا ہے کہ آیت کریمہ میں شرک کے علاوہ ہر قسم کے گناہ کو قابل معافی قرار دیا گیا ہے۔ پس کفر بھی ایک گناہ ہے جو کہ شرک کے علاوہ ہے۔ تو اس کو بھی قابل معافی مان کر کافر کے لئے بھی مغفرت کی امید رکھنی چاہیے؟

اس اعتراض کا دفع اس طرح ہوتا ہے کہ اعتراض کا منشاء یہ ہے کہ عام اردو تفاسیر میں'' ویغفر مادون ذلک لمن یشاء کا ترجمہ اس طرح لکھا گیا ہے'' اور بخشتا ہے اس (شرک) کے سوا جسے چاہے'' اور کفر بھی شرک کے سوا ہے' لیکن مادون ذلک'' کا جو ترجمہ حضرت شیخ الھندؒ نے تحریر فرمایا ہے '' کہ بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ'' تو اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا' کیونکہ کفر شرک سے نیچے درجے کا گناہ نہیں ہے بلکہ وہ شرک سے بڑھا ہوا ہے' اس لئے کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سب کو مانتا ہے لیکن غیر کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس میں شریک اور حصہ دار ٹھہراتا ہے' جبکہ بعض کافر اس طرح ہوتے ہیں کہ وہ خود ذات باری تعالیٰ کے منکر ہوتے ہیں' بعض کسی صفت کے منکر ہیں۔ اور بعض صفت اور ذات دونوں کے منکر ہیں۔ پس ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار ہو تو وہ توحید کا انکار ہے' لہذا جس طرح شرک قابل معافی جرم نہیں ہے' اسی طرح کفر بھی بطریق اولیٰ ناقابل معافی ہوگا۔

مظالم اور حقوق العباد: اور یا اس جرم سے مراد وہ مظالم ہیں جو اس شخص نے لوگوں پر کئے ہوں یعنی مخلوق پر

کئے گئے مظالم کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا جب تک اصحاب حقوق خود معاف نہ کر دے' ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ دونوں کا جمع مراد ہونا ظاہر ہے' کیونکہ (شرک تو بتصریح نص نا قابل معافی جرم ہے) اور اس پر بھی اجماع ہے کہ مجرد یتیم کی پرورش کرنے پر حقوق العباد کی معافی نہیں ہوتی' کیونکہ یتیم کا مال کھانا بھی حقوق العباد میں سے ہے' تو یہ کس طرح تسلیم کیا جاوے گا کہ یتیم کی پرورش کرنے پر اس کو مالِ یتیم کے ناجائز طور پر خورد برد کی بھی معافی ہوگی۔

بہترین گھر کون سا اور بدترین کونسا: وفي الباب عن مرة و ابي هريرة حضرت ابوہریرہؓ سے اس باب میں مروی ہے وہ ابن ماجہ نے ان الفاظ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: خير بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يحسن إليه و شر بيت في المسلمين بيت فيه يتيم يسآء اليه. یعنی مسلمانوں (کے گھروں) میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہو۔ اور بدترین گھر مسلمانوں میں وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (تحفۃ الاحوذی)

راوی حنش کون ہے:

وحنش هو حسين بن قيس وهو أبو علي الرحبي:

حافظ نے تقریب میں کہا ہے کہ حسين بن قيس الرحبي أبو علي الواسطي اور اس کا لقب حنش ہے۔ و سليمان التيمي يقول حنش یعنی سلیمان التیمی ان کو اپنے لقب حنش کے ساتھ یاد کیا کرتے تھے۔ وهو ضعيف عند أهل الحديث یعنی یہ حنش محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام احمدؒ نے کہا ہے کہ وہ متروک ہے' ابوزرعہ اور ابن معین کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہے اور امام بخاریؒ فرماتے ہیں' لا يكتب حديث یعنی ان کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں ہے' اور سعدیؒ فرماتے ہیں کہ انکی احادیث بہت نا آشنا ہیں' اور دارقطنی بھی کہتے ہیں کہ متروک ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی)

کافل یتیم کی حضورؐ سے معیت: حدثنا عبدالله بن عمران ابو القاسم المكي القرشي ثنا عبدالعزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ أنا و كافل اليتيم في الجنة كهاتين' وأشار بأصبعيه يعني السبابة و الوسطى. هذا حديث حسن صحيح. ترجمہ: حضرت سہیل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں دونوں (انگلیوں) کی طرح ہوں گے اور اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث سے متعلق علامہ ابن بطال کا فرمان: محدث ابن بطالؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں

حق على من سمع هذا الحديث ان يعمل به ليكون رفيق النبي ﷺ في الجنة ولا منزلة في الآخرة افضل من ذالک یعنی جس نے یہ حدیث سن لیا اس پر لازم ہے کہ اس پر عمل کرے تاکہ جنت میں وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا رفیق اور آپکا ساتھی ہو جائے' اور آخرت میں اس سے بہتر کوئی مرتبہ نہیں ہے۔

کھاتین۔ ان دوانگلیوں کی طرح: اس کی کچھ تفصیل گزشتہ روایت کے ضمن میں گزر چکی ہے' بخاری میں لعان کے بحث میں یہ روایت مذکور ہے اس میں ساتھ یہ اضافہ بھی ہے۔ وفرج بينهما شيئا اى بين السبابة والوسطى ' یعنی سبابہ اور وسطی دونوں کو ذرا کھول کر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا' اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے مرتبے اور یتیم کی پرورش کرنے والے کے مرتبے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ سبابہ اور وسطی کے درمیان ہے اور یہ اس دوسری حدیث کے مشابہ ہے جس میں مذکور ہے' بعثت انا والساعة كهاتين۔ میں اور قیامت دونوں ان دونوں انگلیوں (سبابہ اور وسطی) کی طرح ہیں' یعنی میرے بعد قریب قیامت بھی آئے گی' اور درمیان میں کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے' یعنی مکمل طور پر اتصال مراد نہیں ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں' اور درمیان میں کوئی اور مرتبہ نہیں ہے' حافظ بن حجرؒ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ ایک مرتبہ کا دوسرے مرتبہ سے قریب ہونے کے لئے ہے اور اس کی اثبات کے لئے یہ کافی ہے کہ سبابہ او وسطی کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں ہے۔

علامہ عراقیؒ فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ یتیم کی پرورش کرنے والے کا دخول جنت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہونا' یا اس کے مرتبہ کا جناب رسول اللہ ﷺ کے مرتبے کے ساتھ قرب میں مشابہ ہونا شاید اس میں حکمت یہ ہو کہ نبی علیہ ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ ایک ایسے قوم کی طرف معبوث ہو جو اپنے دینی امور کا سمجھ نہ رکھتی ہو' پس وہ نبی اس قوم کی تربیت ان کی تعلیم وارشاد کر کے ان کو راہ راست پر لے آتے ہیں' اسی طرح یتیم کی پرورش کرنے والا بھی ایسوں کی کفالت اور پرورش کا ذمہ اٹھالیتا ہے جو کہ اپنے دینی امور بلکہ دنیوی امور کو بھی نہیں سمجھتے۔ پس یہ شخص ان کی پرورش کر کے ان کو تعلیم اور ادب دیتا ہے' پس دونوں کے درمیان مناسبت ظاہر ہے۔

باب ما جاء فى رحمة الصبيان

بچوں کے ساتھ رحمت اور شفقت کا بیان

حدثنا محمد بن مرزوق البصرى ثنا عبيد بن واقد عن زربي قال: سمعت انس بن مالك يقول: جاء شيخ يريد النبي ﷺ فابطا القوم عنه ان يوسعوا له' فقال النبي ﷺ "ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا" وفي

الباب عن عبد الله بن عمرو و أبي هريرة و ابن عباس و أبي امامة هذا حديث غريب۔ وزربي له احاديث مناكير عن أنس بن مالك وغيره۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جناب رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے ارادے سے آیا، تو قوم (حاضرین) نے اُسے جگہ چھوڑنے میں سستی اور تاخیر سے کام لیا، تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے نہیں ہے جو کہ ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے: اور اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ ابوہریرہ، ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے روایات ہوئی ہیں، اور زربی جو ہیں ان کے لئے بہت سے منکر احادیث موجود ہیں جو کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ وغیرہ سے روایت کی ہیں۔

<u>چائلڈ لیبر اور انسانی حقوق میں مغرب کا دوہرا معیار:</u> امریکہ کے خوش کن نعروں میں سے ایک نعرہ جو کہ وہ میڈیا کے ذریعے دنیا پر روشناس کرا رہا ہے، یہ ہے کہ کم عمر والے لڑکوں، لڑکیوں یعنی بچوں سے محنت مزدوری کرانا درست نہیں ہے، گویا کہ امریکہ اپنے آپ کو انسانی حقوق کا علمبردار ثابت کرنے کے لئے چائلڈ لیبر کے خوش کن نعرے سے خود کو بچوں کے خیر خواہ ہونے سے متعلق دنیا کو قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن خوش نما پردوں میں چھپا ہوا امریکہ کا مکروہ چہرہ اب بے نقاب ہو چکا ہے کہ کسی قسم کے جواز ثابت کرنے کے بغیر افغانستان اور عراق پر جارحیت کر کے لاکھوں بے گناہ بچوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں پر آگ اور لوہے کی بارش برسا کر جل بھن کر راکھ کر دیا۔ فلسطینیوں پر مظالم ڈھانے اور عرب مسلمانوں پر زمین تنگ کرنے کے لئے اسرائیل کی پوری طرح تربیت کر رہا ہے اور بے گناہ مسلمانوں کے خون بہانے کے لئے اسے ہر قسم کے جدید اسلحہ سے نوازتا ہے۔ نظریہ ضرورت کے تحت امریکہ اپنے مفادات کی خاطر اور حرص و لالچ کی غرض سے تمام تر وعدے بین الاقوامی اصول اور عدل و انصاف کے تقاضے بھول جاتا ہے اور جارحیت کا رخ اختیار کر لیتا ہے اور پھر (الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے) مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ وہ عورتوں اور بچوں کی حق تلفی کرتے ہیں۔ ان کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور کم سن بچوں سے مزدوری کرواتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان جبکہ چھوٹوں پر رحم کرنا عبادت سمجھتا ہے، وہ کبھی بھی بچوں کی حق تلفی نہیں کرتا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے مسلمانوں کو چھوٹوں پر رحم کرنے کا درس دیا ہے، اور آپ ﷺ نے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہ کرنے والوں سے برأت کا اعلان فرمایا ہے۔ البتہ اگر بچہ کسی ایسے آسان کام سے جو کہ وہ بلا مشقت کر سکتا ہو اپنے والدین کا ہاتھ بٹھائے تو یہ کونسا ظلم ہے؟؟ پھر اس کا بھی اصل ذمہ دار امریکہ ہے۔ کیونکہ امریکہ اسلامی دنیا کے اقتصادیات پر قابض ہے، اور اس طریقے سے اسلامی ممالک کو نچوڑ کر رکھ دیا ہے۔ مالی زبوں حالی اور اقتصادی کمزوری کی وجہ سے بوڑھے اور بچے سب محنت اور مزدوری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، اس کی ایسی مثال ہے جیسا کہ کوئی مکار اور چالباز آدمی پانی کی ٹینکی کے مرکز میں بڑا نلکا لگا کر سارا پانی اپنے گھر لے جائے اور پھر ٹینکی کے

قریب کھڑے آدمی سے کہہ رہا ہے کہ تو ظالم ہے' تو بچوں کو پانی کیوں نہیں دیتا۔ حالانکہ وہ بے چارہ تو خود بھی پیاسا کھڑا ہے اور قطرے قطرے پانی کیلئے ترس رہا ہے۔ اور اس ٹینکی سے اس کو اپنی پیاس بجھانے کیلئے بھی پانی برآمد نہیں ہوتا۔

یہی کھیل آج کل عالم اسلام کے ساتھ کھیلا جارہا ہے کہ اکثر اسلامی ممالک کو سرمایہ دارانہ سودی نظام کے نیچے دبا کر ان کا خون چوسا جارہا ہے اور کسی کو دوسرے طریقوں سے معاشی مسائل میں پھنسا کر ان کی معیشت پر خود قابض ہے اور پھر الٹا ان کے خلاف ظالم ہونے اور حق تلفی کرنے کے پروپیگنڈے کر رہا ہے۔ (اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرمادے)

<u>بوڑھوں کا احترام: فابطأ القوم أن یوسعوا له:</u> صحابہ کرامؓ نے اس بوڑھے کو جگہ فراخ کرنے میں تاخیر کی' اس کی وجہ یہ تھی کہ صحابہ کرامؓ جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ قریب بیٹھنے میں حریص تھے' ہر ایک یہ تمنا کرتے تھے کہ جناب رسول کریم ﷺ کے ساتھ قریب بیٹھ جائے۔ قریب سے ان کے چہرہ انور کو دیکھے اور قریب سے آپ ﷺ کی باتیں سن لے۔ اس وجہ سے اس بوڑھے جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتا تھا' کو جگہ چھوڑنے میں تاخیر کی' جیسا کہ دورۂ حدیث کے طلبہ کرام سال کے اول میں استاذ کے ساتھ قریب جگہ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑتے بھی ہیں۔ یہ حصول خیر میں ایک دوسرے سے سبقت لینا ہے۔ فبذلک فلیتنافس المتنافسون.

لیکن جب ایک بوڑھا اور ضعیف آدمی جناب رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لئے آرہا تھا تو اس کا بھی حق بنتا تھا کہ اس کے لئے جگہ چھوڑ دیتے اور اس کے راستے میں رکاوٹ نہ بن جاتے۔ اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے تعلیم اور تنبیہ کے لئے فرمایا: لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا. ''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو کہ ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا ادب نہیں کرتا''

<u>یورپ میں بوڑھوں سے برا سلوک:</u> اسلام نہایت پاکیزہ معاشرتی زندگی کی تعلیم دیتا ہے' جس میں عورتوں' بچوں اور بوڑھوں اور ہر قسم کے بے سہارے لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خصوصاً صلہ رحمی پر زور دیا گیا ہے' یورپی ممالک میں بوڑھوں کا برا حال ہوتا ہے' ان کے لئے ایک علیحدہ مکان ''اولڈ ہاؤس'' بنا ہوا ہوتا ہے' جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اس جگہ میں اس کو لا کر چھوڑ دیتے ہیں' وہ بیچارہ اپنے خاندان اور رشتہ داروں سے کٹ جاتا ہے' حکومت کی طرف سے کوئی خادم مقرر ہوتا ہے جو کہ اس کو روٹی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے' بیٹا سال بھر میں کوئی ایک دن عید وغیرہ میں باپ سے ملاقات کے لئے آتا ہے' اور تحفے میں کچھ پھول وغیرہ ساتھ لاتا ہے پھر آئندہ سال تک بیٹے کے ساتھ ملاقات کا منتظر رہتا ہے۔ اگر اس حالت میں مرجائے تو ملازمین اس کے کفن دفن کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اپنوں کی محبت اور رحمت سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ ایسی ذلت کی زندگی اور بے رحم معاشرہ سے اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے۔